سوال

عورتوں سے شرم وحیاء کی بنا پر شادی نہ کرنا اور جنسی شہوت ختم کروانا

جواب

لحمد للہ.

ں :

ں نے آپ کو جس قابل تعریف خصلت اور عظیم صفت سے نوازہے اس پر آپ خوش ہوں، اور اس صفت سے متصف ہونے کے لیے تو شریعت مطہرہ نے بھی ترغیب دلائی ہے شرم وحیاء کی فضیلت میں بہت ساری احادیث وارد ہیں :

ر بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو شرم وحیاء کے بارہ میں نصیحت کررہا تھا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"رہنے دو کیونکہ حیاء تو ایمان میں شامل ہے"

ر (24) صحیح مسلم حدیث نمبر (36).

خ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ ریاض الصالحین کی شرح میں کہتے ہیں :

اء یہ ہے کہ دل میں انکساری اور ایسے فعل پر شرمانا جس کا لوگ اہتمام نہیں کرتے، یا جسے لوگ مستحسن نہیں سمجھتے.

، حیاء اور مخلوق سے حیاء یہ ایمان کا حصہ ہے، اللہ سے حیاء بندے کو اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری اور ہر غلط کام سے اجتناب کرنا واجب کرتا ہے.

، شرم وحیاء بندے کو مروؤت استعمال کرنا واجب کرتا ہے، اور ایسا کام کرے جو لوگوں کے ہاں اسے خوبصورت اور مزین بنائے، اور ایسے کاموں سے اجتناب کرے جو اسے بدصورت بناتے ہیں، چنانچہ حیاء ایمان کا حصہ ہے" انتہی

ن (4/29-30).

ء کی فضیلت واہمیت کے باوجود یہ ایسا سبب نہیں ہونا چاہیے کہ اس کی بنا پر اسلام کا حکم ترک کر دیا جائے اور جس کی اسلام نے ترغیب دلائی ہے اس کو پس پشت ڈال دیا جائے؛ کیونکہ اگر حیاء سے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت وفرمانبرداری کی معاونت ہوتی ہو تو یہ مطلوب ہے اور قابل تعریف ہوگی.

خ عبد الرحمن السعدی رحمہ اللہ درج ذیل آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں :

ند سبحانہ وتعالی حق بیان کرنے سے نہیںالاحزاب (54).

عی حکم تو یہی ہے کہ اگر یہ سمجھا جاتا ہو کہ اس کو ترک کرنا ادب وحیاء شمار ہو تو پھر یقینی اور تاکیدی چیز یہی ہے کہ شرعی حکم کی اتباع کی جائے، اور یہ یقین کر لینا چاہیے کہ اس کی مخالفت میں کچھ بھی ادب نہیں" انتہی

ن (670).

ادی سے انحراف کرنا اور شادی کرانے میں بے رغبتی رکھنا سنت کے خلاف ہے، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے.

ن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ تین افراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے گھروں کے پاس آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے متعلق دریافت کیا، جب انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے متعلق بتایا گیا تو انہوں نے اسے کم سمجھا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ

ں کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تو اگلے پچھلے سارے گناہ بخشے جا چکے ہیں!

ا : میں ساری رات نماز ہی ادا کرتا رہوں گا، اور دوسرا کہنے لگا : میں ساری عمر روزے سے ہی رہوں گا اور کبھی روزہ نہیں چھوڑونگا، اور تیسرا کہنے لگا : میں عورتوں سے علیحدہ رہوں گا اور کبھی شادی ہی نہیں کرونگا.

نچہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور فرمایا :

نے ایسی ایسی بات کی ہے، اللہ کی قسم میں تم میں سب سے زیادہ اللہ کا ڈر رکھتا ہوں، اور زیادہ تقوی رکھنے والا ہوں، لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور چھوڑتا بھی ہوں، اور میں سوتا بھی ہوں اور رات کو نماز بھی ادا کرتا ہوں، اور میں نے عورتوں سے شادی بھی کر رکھی ہے، جو کوئی بھی میرے طریقہ سے بے رغبتی کر

ر (5063) صحیح مسلم حدیث نمبر (1401).

لیے نکاح کرنا شرم وحیاء کے منافی نہیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو سب لوگوں سے زیادہ شرم وحیاء والے تھے لیکن اس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی بھی کی.

ور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالی عنہ کو تبتل اختیار کرنے (یعنی عورتوں سے علیحدگی) سے منع کر دیا تھا، اگر انہیں اجازت دی جاتی ہم اپنے آپ کو خصی کر لیتے"

ر (5074) صحیح مسلم حدیث نمبر (1402).

س لیے شہوت کو ختم کرنا جائز نہیں چاہے وہ آپریشن کے ذریعہ علاج کروا کے یا کسی اور طریقہ سے ہو.

واکہ الدوانی میں درج ہے :

ر اگر عورت بالکل مکمل طور پر ہمیشہ کے لیے حیض ختم کرنے کے لیے دوائی استعمال کرے تو اس کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں، کیونکہ اس طرح نسل کشی ہوتی اور اسی طرح مرد کے لیے بھی ایسی ادویات استعمال کرنی جائز نہیں جس سے نسل ختم یا کم ہونے کا اندیشہ ہو" انتہی

ن(137/1).

ستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا :

کیا شہوت ختم کرنے اور خصی ہونے کے لیے آپریشن کروانا جائز ہے ؟

یٹی کا جواب تھا :

"خصیتین کاٹنے اور ختم کرنے کا آپریشن کروانا جائز نہیں؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالی عنہ کو خصی ہونے سے منع فرما دیا تھا " انتہی

ء(34/18).

اپنے آپ پر نکاح کو حرام کرنے والے شخص کے حکم کا بیان سوال نمبر (87998) کے جواب میں گزر چکا ہے آپ اسکا مطالعہ ضرور کریں.

م :

نے جو قسم اٹھائی ہے اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ آپ نے سنت اور خیر و بھلائی پر عمل نہ کرنے کی قسم اٹھائی ہے، اس لیے آپ سے یہی مطلوب ہے کہ آپ اس قسم کا کفارہ ادا کریں، اور جب بھی میسر ہو شادی کر لیں؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمایا تھا :

"اور جب آپ کوئی قسم اٹھائیں اور آپ کو اس کے علاوہ کوئی اور کام بہتر لگے تو تم اپنی قسم کا کفارہ ادا کر کے بہتر کام کر لو"

ر(6722) صحیح مسلم حدیث نمبر(1652).

ہ : یا تو ایک غلام آزاد کیا جائے، یا پھر دس مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے جو درمیانے درجہ کا اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہیں، یا پھر ان کا لباس دیا جائے، اور جو ایسا نہ پائے تو وہ تین دن کے روزے رکھے.

اس کی تفصیل سوال نمبر (45676) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے آپ اس کا مطالعہ کر لیں.

م :

نے کے حکم کے بارہ میں گزارش یہ ہے کہ یہ حکم انسان کی مالی اور جسمانی طاقت مختلف ہونے کے اعتبار سے ہوگا، اور جتنی اس کو شادی کی ضرورت ہو اس کو دیکھا جائیگا، لہذا بعض اوقات تو شادی واجب ہو جاتی ہے، اور بعض اوقات مستحب اور بعض اوقات مکروہ.

ں تو آپ کو یہی نصیحت ہے کہ آپ صبر سے کام لیں اور جلد بازی مت کریں کہ آپ آپریشن کروالیں اور پھر شادی بالکل کر ہی نہ کر سکیں، کیونکہ عمر کا انسان پر بہت اثر پڑتا ہے، جتنا بڑا ہوتا جائے اس میں تبدیلی ہوتی جاتی ہے اور آپ کی شرم و حیاء میں بھی تبدیلی ہو جائیگی.

نے سے اس کی شدت میں کمی پیدا ہو جائیگی اور عام حدود میں آ جائیگی، اور آپ اللہ سے دعا بھی کریں کہ اس کی شدت میں کمی ہو جائے، اور آپ کو سعادت مند شادی کی توفیق نصیب ہو، اور تجربہ کار افراد سے مشورہ کر کے بھی اس کا علاج کیا جا سکتا ہے ان کی نصیحت پر عمل کریں.

لی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کے معاملہ میں آسانی پیدا کرے اور ہر بھلائی کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم.

اسلام سوال و جواب

127165